

2 ایس سی آر

سپریم کورٹ کی رپورٹس

823

5 مئی 1961

ازعدالت الاعظمیٰ

کمشنر آف انکم ٹیکس، نئی دہلی

بنام

میسرز چونی لال مونگارام

(ایس۔ کے۔ داس، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

اضافی منافع ٹیکس۔ آمدنی۔ قابل ٹیکس علاقے میں کاروبار پر اثر انداز ہونا۔ غیر قابل ٹیکس علاقے میں لین دین میں ہونے والے نقصانات۔ اگر آمدنی کی گنتی میں اجازت دی جاتی ہے۔ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ، 1910 (15 آف 1940)، دفعہ 5۔

تخمیناً سال 1946-47 کے دوران، ٹیکس دہندگان دہلی میں بلین میں قیاس آرائی کا کاروبار کر رہے تھے۔ اس نے بھٹنڈا (برطانوی ہندوستان کے قابل ٹیکس علاقوں سے باہر پٹیالہ ریاست میں) میں پارٹیوں کے ساتھ مستقبل کے لین دین کی نوعیت میں لین دین کیا جس میں اسے نقصان اٹھانا پڑا۔ ٹیکس دہندگان نے اپنی آمدنی کی گنتی میں ان نقصانات کی کٹوتی کا دعویٰ کیا۔

کہا جاتا ہے کہ بھٹنڈا میں ہونے والے نقصانات کو برطانوی ہندوستان میں ٹیکس دہندگان کی آمدنی کا حساب لگانے میں مد نظر نہیں رکھا جاسکتا ہے۔ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ 1940 کی دفعہ 5 کی تیسری شرط کے تحت ٹیکس دہندگان کے کاروبار کا وہ حصہ جس میں بھٹنڈا میں ہونے والے نقصانات کو ایک علیحدہ کاروبار سمجھا جانا تھا، اور اس کے نتیجے میں غیر قابل ٹیکس علاقے میں ہونے والے نقصانات کو اضافی منافع ٹیکس کے مقاصد کے لئے مد نظر نہیں رکھا جاسکتا تھا۔ دفعہ 5 کی تیسری شرط کی زبان خارج کرنے کی تھی اور اس قانون کو کاروبار

کے اس حصے کے منافع وغیرہ پر لاگو نہیں کیا گیا تھا جو غیر قابل ٹیکس علاقوں میں پیدا ہوا تھا۔

انکم ٹیکس کمشنر بنام کرم چند پریم چند لمیٹڈ (1960) 40 آئی ٹی آر 106 پر بھروسہ کیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1960 کی دیوانی اپیلیٹس نمبر 39 اور 40۔

1955 کے سول ریفرنس نمبر 13 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 23 جنوری 1957 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیلیٹس۔

درخواست گزار کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا ایچ این اسمیال، کے این راج گوپال شاستری اور ڈی گپتا شامل ہیں۔

جواب دہندہ کے لئے نو نیت لال۔

15 مئی 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس داس : یہ دونوں اپیلیٹس انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 66 اے (2) کے تحت پنجاب ہائی کورٹ کی جانب سے دیے گئے سٹیفیکٹ پر اس عدالت میں لائی گئی ہیں۔

متعلقہ حقائق یہ ہیں کہ دہلی کی ایک فرم میسر چونی لال مونگارام نے دہلی کے چاندنی چوک میں سونے اور چاندی میں تیل کا کاروبار کیا۔ تخمینہ سال 1916-47 کے لئے متعلقہ اکاؤنٹنگ مدت میں کاروبار سے ہونے والی آمدنی پر انکم ٹیکس وصول کیا گیا تھا۔ اسی طرح 6 فروری 1946ء کو ختم ہونے والی چارج اپیل اکاؤنٹنگ مدت کے لیے اضافی منافع ٹیکس وصول کیا گیا۔ ان میں سے ایک اپیل، 1960 کی سول اپیل نمبر 39، انکم ٹیکس کے تخمینے سے پیدا ہوتی ہے اور دوسری اپیل، 1960 کی سول اپیل نمبر 40، اضافی منافع ٹیکس کے تخمینے سے پیدا ہوتی ہے۔ متعلقہ اکاؤنٹنگ مدت کے دوران فرم نے بھٹنڈا (اس وقت پٹیالہ

ریاست کا ایک حصہ، یعنی برطانوی ہندوستان کے قابل ٹیکس علاقوں سے باہر) میں بلین مارکیٹ میں کچھ لین دین ناکام "ہیج" لین دین میں حصہ لیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے مذکورہ لین دین میں غیر رہائشیوں کو 6,366 اور 16,615 روپے کا نقصان پہنچایا ہے اور دعویٰ کیا کہ اس کی آمدنی کا تعین کرتے وقت ان نقصانات کو دھیان میں رکھا جانا چاہئے۔ انکم ٹیکس افسر دہلی کے 27 جنوری 1949 کے اسمنٹ آرڈر سے ایسا لگتا ہے کہ فرم نے بھٹنڈا پارٹی سے ٹیلی فون پر کچھ 'سلیز' (سونے اور چاندی کی سلاخیں) خریدی تھیں، جن کی خریداری کی تصدیق بعد میں ایک خط یا تار کے ذریعے کی گئی تھی۔ اسی طرح، باروں کو بھی فرم نے ٹیلی فون پر بھٹنڈا پارٹی کے ذریعے فروخت کیا تھا۔ بظاہر، خریدی یا فروخت کی جانے والی سلاخوں کی کوئی ترسیل لینے یا لینے کا ارادہ نہیں تھا۔ نہ ہی اس فرم کی بھٹنڈا میں کوئی برانچ یا ایجنٹ تھا۔ یہ لین دین بھٹنڈا میں پارٹیوں کے ساتھ ٹیلی فون پیغامات، خطوط یا ٹیلی گرام کے ذریعے فارورڈ ٹرانزیکشن کی نوعیت کا تھا۔ یہ لین دین کی نوعیت تھی جس کے نتیجے میں نقصان ہوا جس کے لئے فرم نے کٹوتی کا دعویٰ کیا۔ انکم ٹیکس حکام نے اس دعوے کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اگر بھٹنڈا لین دین کے نتیجے میں منافع ہوا ہوتا، تو اس طرح کے منافع کو دفعہ 14(2) (سی) کے مطابق ٹیکس سے مستثنیٰ رکھا جاتا اور اگر منافع ٹیکس سے مستثنیٰ تھا، تو ایکٹ کی دفعہ 24(1) کی شرط نقصانات کی ایڈجسٹمنٹ پر پابندی تھی۔ اس کے بعد ٹیکس دہندگان نے انکم ٹیکس ایپیلٹ ٹریبونل کا رخ کیا۔ تاہم ایپیلٹ ٹریبونل نے دعویٰ کردہ کٹوتی کی اجازت اس بنیاد پر دی جس کے بارے میں بہت واضح طور پر بیان نہیں کیا گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ٹریبونل نے اس بنیاد پر پیش رفت کی کہ "قابل ٹیکس علاقوں میں واقع کاروبار کے لین دین کو ایسے علاقوں کے اندر اور باہر لین دین کی دو اقسام میں تقسیم کرنا ممکن نہیں ہے" اور اگر اس طرح کی تقسیم ممکن بھی ہے تو بھٹنڈا لین دین ایکٹ کی دفعہ 42 کے تحت آتا ہے اور اس سے ہونے والی آمدنی وغیرہ کو برطانوی ہندوستان میں پیدا ہونے والا سمجھا جائے گا۔ اس معاملے کے بارے میں ٹریبونل کا فیصلہ سنانے والے اکاؤنٹنٹ ممبر نے کہا:

انہوں نے کہا، 'سب سے پہلے ہمیں ایسا لگتا ہے کہ دفعہ 14(2) (سی) یا دفعہ 24(1) کی شق کے تحت قابل ٹیکس علاقوں میں واقع کاروبار کے لین دین کو قابل ٹیکس علاقوں میں لین دین اور قابل ٹیکس علاقوں کے بغیر لین دین میں تقسیم کرنے کا کوئی وارنٹ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس علاج کی اجازت دی گئی تھی اور قابل ٹیکس علاقوں سے باہر لین دین کے نتیجے میں ہونے والے منافع یا نقصان کو آمدنی، منافع اور نفع کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے، تو ایسی آمدنی، منافع اور نفع کو دفعہ 42 کے تحت برطانوی ہندوستان میں

حاصل یا پیدا ہونے والا سمجھا جاتا ہے۔ لہذا زیر نظر نوعیت کے لین دین کے نتائج دفعہ 14(2)(سی) کی بنیاد پر ٹیکس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ دفعہ 24(1) کی شق کسی بھی صورت میں لاگو نہیں ہوتی ہے۔ ٹائل انکم ٹیکس حکام کا موقف ہے کہ ہم نے 6366 اور 10615 روپے کے نقصانات کی ایڈجسٹمنٹ کے لئے ٹیکس دہندگان کے دعوے کو غلط طریقے سے مسترد کر دیا ہے، ہم ان نقصانات کی اجازت دیتے ہیں۔

ٹریبونل نے اس کے مطابق دونوں ایپلوں کی اجازت دے دی۔ ہم یہاں یہ بتا سکتے ہیں کہ انکم ٹیکس حکام اور ٹریبونل نے صرف انکم ٹیکس کی تشخیص کے سلسلے میں کٹوتی کے دعوے پر غور کیا۔ جہاں تک اضافی منافع ٹیکس کا تعلق ہے تو اضافی منافع ٹیکس ایکٹ، 1940 کی دفعہ 5 کی دفعات کے بارے میں کوئی علیحدہ بحث نہیں کی گئی تھی اور انہوں نے اضافی منافع ٹیکس کی تشخیص کو محض نتیجہ خیز معاملہ کے طور پر نمٹا تھا۔

اس کے بعد دہلی کے انکم ٹیکس کمشنر نے دو درخواستیں دائر کیں جن میں ٹریبونل سے کہا گیا کہ وہ اپنے احکامات سے پیدا ہونے والے قانون کے کچھ سوالات کو پنجاب ہائی کورٹ کو بھیج دے، ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ اس کے احکامات سے قانون کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا اور درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ اس کے بعد انڈین انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 66(2) کے تحت ہائی کورٹ کا رخ کیا گیا اور ہائی کورٹ نے دونوں درخواستوں کو ایک ساتھ سنا اور ٹریبونل کو مندرجہ ذیل دو سوالات پر ایک کیس بیان کرنے کی ہدایت دی جو 10 ہائی کورٹ کی رائے میں ٹریبونل کے احکامات سے پیدا ہوا۔

(1) کیا اس معاملے میں نقصان کا دعویٰ دفعہ 10(1) یا 24(1) دفعہ 14(2)(سی) کے ساتھ پڑھی گئی شق کے تحت ہے، یا دفعہ 42 کی دفعات کے تحت؟

(2) کیا معاملے کے حقائق کی بنیاد پر اضافی منافع ٹیکس وصول کرنے والے ٹیکس دہندگان کی آمدنی کا حساب لگانے میں 22,981 روپے کا نقصان جائز ہے؟

اس کے بعد ٹریبونل نے مذکورہ بالا دو سوالات پر کیس کا بیان تیار کیا۔ ہائی کورٹ نے 23 جنوری 1957 کو اپنے فیصلے اور حکم کے ذریعے دونوں سوالوں کا جواب ٹیکس دہندگان کے حق میں دیا۔ اس کے بعد دہلی کے

انکم ٹیکس کمشنر نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 60 اے (2) کے تحت سرٹیفکیٹ مانگا اور حاصل کیا اور اس سرٹیفکیٹ پر موجودہ اپیلیں اس عدالت میں لائی گئی ہیں۔

پہلے سوال کے بارے میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوتے فاضل ایڈیشنل سالیسٹر جنرل نے تسلیم کیا ہے کہ وہ انکم ٹیکس کمشنر بنام انڈومرکنٹائل بینک لمیٹڈ کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر دیئے گئے جوابات کی صداقت پر اعتراض کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ یہ 1960 کی سول اپیل نمبر 39 کو نمٹاتا ہے جسے خارج کیا جانا چاہئے۔

1900 کی سول اپیل نمبر 40 میں دوسرا سوال فیصلے کے لئے آتا ہے۔ اس دوسرے سوال کا جواب دیتے ہوئے ہائی کورٹ نے دو بنیادوں پر پیش رفت کی ہے، پہلا یہ کہ اس نے اضافی منافع ٹیکس ایکٹ، 1940 کی دفعہ 5، خاص طور پر اس کی تیسری شرط کا حوالہ دیا ہے، اور اس دفعہ کی دفعات کو 1947 کے کاروباری منافع ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 5 سے متضاد کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ان میں سے کوئی بھی شق اس سوال کو نہیں چھوتی ہے کہ آیا کسی ہندوستانی ریاست میں ہونے والے نقصانات کو مد نظر رکھا جاسکتا ہے۔ اضافی منافع ٹیکس یا کاروباری منافع ٹیکس کا تخمینہ لگانے کے مقصد سے برطانوی ہندوستان میں ٹیکس دہندگان کی قابل ٹیکس آمدنی کا اندازہ لگانا۔ اس کے بعد اس نے کرم چند پریم چند لمیٹڈ بنام کرم چند کے معاملے میں بامبے ہائی کورٹ کے فیصلے کا حوالہ دیا۔ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی نے کہا:

ایسا لگتا ہے کہ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی انکم ٹیکس ایکٹ سے قدرے مختلف زبان ہونے کے باوجود، اس معاملے میں انکم ٹیکس کی تشخیص سے متعلق اصولوں اور اضافی منافع ٹیکس کی تشخیص سے متعلق اصولوں کے درمیان کبھی کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے اور حقیقت میں یہ عالمگیر رواج ہے کہ انکم ٹیکس حکام اور ہائی کورٹس کے فیصلوں پر عمل کیا گیا ہے۔ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے مقصد کے لئے ایک ہی ٹیکس دہندہ کی قابل ٹیکس آمدنی اور کمشنر کے فاضل وکیل کسی ایسے فیصلے کا حوالہ دینے کے قابل نہیں رہے ہیں جس میں اس خاص معاملے میں مختلف اصولوں کا اطلاق کیا گیا ہو۔ واضح رہے کہ چگلہ سی جے نے اپنے فیصلے میں مذکورہ بالا فیصلے پر آنے کی جو وجوہات بیان کی ہیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے مقابلے میں بزنس پرافٹ ٹیکس ایکٹ میں تیسری شرط کو تبدیل کر دیا گیا تھا، لیکن یہ صرف متعدد وجوہات میں سے ایک ہے اور

سوال یہ ہے کہ آیا اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی شرط کے تحت نقصانات ہوئے ہیں یا نہیں۔ برطانوی ہندوستان میں کاروبار سے ٹیکس دہندگان کی آمدنی کا اندازہ لگانے میں ایک ہندوستانی ریاست کا حساب لگایا جاسکتا تھا۔ میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ان حالات میں مجھے لگتا ہے کہ اگر یہ نکتہ اٹھایا جاتا جو میں نے اوپر بیان کیا ہے، تو اس پر بھی غور کیا جاتا، یعنی یہ کہ اضافی منافع کے لیے کسی ہندوستانی ریاست میں حاصل ہونے والے ٹیکس منافع کو بالکل بھی مد نظر نہیں رکھا جاسکتا، لیکن اس طرح کے منافع کو بھی مد نظر رکھا جاسکتا ہے۔ منافع ٹیکس کا تخمینہ لگانے کے لئے اگر قابل ٹیکس علاقوں میں لایا جاتا ہے اور نقصانات کے بارے میں ان کو کاروبار کا اندازہ لگانے میں مد نظر رکھا جاسکتا ہے چاہے وہ کسی ریاست میں ہوئے ہوں یا برطانوی ہندوستان میں۔

ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی دوسری بنیاد کا انحصار پائے جانے والے حقائق پر تھا۔ ہائی کورٹ نے اس رائے کا اظہار کیا کہ حقائق کی بنیاد پر یہ مشکوک ہے کہ آیا یہ نقصان بھٹنڈا میں ہوا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا:

اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ صرف دہلی ہی وہ جگہ ہے جہاں ٹیکس دہندہ کاروبار کرتا ہے اور دوسرے بازاروں میں اس کا لین دین ٹیلی فون یا ڈاک کے ذریعہ مواصلات کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ اس بات کی کوئی تجویز نہیں ہے کہ فرم کا کسی مقامی ریاست میں کوئی ایجنٹ یا شاخ ہے اور اس لئے مجھے لگتا ہے کہ اس طرح کے لین دین کے نتیجے میں منافع یا نقصان ہندوستانی ریاستوں میں فرموں کے ساتھ بھی ہوتا ہے، منافع یا نقصان اس جگہ پر ہوتا ہے جہاں سے ادائیگی اں وصول کی جاتی ہیں یا جہاں سے وہ کی جاتی ہیں، یعنی دہلی میں فرم کے کاروبار کی جگہ۔

اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ہائی کورٹ نے دوسرے سوال کے جواب کے لئے جو مذکورہ بالا بنیادیں دی ہیں وہ غیر اہم ہیں۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ پہلی بنیاد قانونی طور پر ناقابل قبول ہے، اور دوسری بنیاد ڈریٹ بیل کے ذریعے حاصل کردہ حقائق کے نتائج پر نہیں بلکہ ہائی کورٹ کے ذریعے کیے گئے نئے نتائج پر مبنی ہے، جو ہائی کورٹ کے لیے کھلا نہیں تھا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دلائل درست ہیں۔ جہاں تک پہلی بنیاد کا تعلق ہے، ہمیں یہ واضح لگتا ہے کہ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ، 1940 کی دفعہ 5 کی تیسری شق کے تحت، جہاں فرم کے کاروبار کے کسی حصے کا منافع وغیرہ بھٹنڈا میں جمع ہوا یا پیدا ہوا، مذکورہ دفعہ کے مقصد کے لئے کاروبار کے اس حصے کو ایک علیحدہ کاروبار سمجھا

جائے گا۔ اگر ایسا ہے تو بھٹنڈا میں جو نقصان ہوا ہے وہ بھی ایک علیحدہ کاروبار کا نقصان ہونا چاہئے۔ ہم یہاں دفعہ 5 اور اس کی تیسری شرط پڑھ سکتے ہیں:

”دفعہ 5۔ یہ قانون ہر اس کاروبار پر لاگو ہوگا جس کے لیے چارج ایبل اکاؤنٹنگ مدت کے دوران حاصل ہونے والے منافع کا کوئی بھی حصہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 4 کی ذیلی شق (1) کی شق (1) کی ذیلی شق (1) یا اس ذیلی دفعہ کی شق (سی) کی دفعات کی بنیاد پر انکم ٹیکس کے لیے قابل وصول ہے:

بشرطیکہ یہ قانون کسی ایسے کاروبار پر لاگو نہیں ہوگا جس کا پورا منافع کسی ہندوستانی ریاست میں حاصل ہوتا ہے یا پیدا ہوتا ہے اور جہاں کسی کاروبار کے کسی حصے کا منافع کسی ہندوستانی ریاست میں حاصل ہوتا ہے یا پیدا ہوتا ہے، اس شق کے مقاصد کے لئے ایسا حصہ ایک علیحدہ کاروبار سمجھا جائے گا جس کا پورا منافع کسی ہندوستانی ریاست میں حاصل ہوتا ہے یا پیدا ہوتا ہے۔ اس ایکٹ کے تمام مقاصد کے لئے کاروبار کا ایک حصہ ایک علیحدہ کاروبار سمجھا جائے گا۔

انکم ٹیکس کمشنر بنام انکم ٹیکس کرم چند پریم چند لمیٹڈ اس عدالت نے بزنس پرافٹ ٹیکس ایکٹ 1947 کے دفعہ 5 پر غور کیا اور اضافی منافع ٹیکس ایکٹ 1940 کی دفعہ 5 کی تیسری شرط اور تیسری شرط کے درمیان فرق کی نشاندہی کی۔ اس عدالت نے اضافی منافع ٹیکس کے کمشنر، بمبئی سٹی بنام بھوگی لال ہی پٹیل بمبئی کے فیصلے کا منظوری کے ساتھ حوالہ دیا اور کہا کہ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ، 1940 کی دفعہ 5 کی تیسری شرط میں استعمال کی جانے والی زبان خارج ہے اور یہ قانون کاروبار کے اس حصے کے منافع وغیرہ پر لاگو نہیں ہوتا ہے جو ہندوستانی ریاست میں پیدا ہوا تھا۔ اگر کاروبار کے اس حصے کو اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے مقاصد کے لئے ایک علیحدہ کاروبار کے طور پر سمجھا جانا ہے، تو یہ دیکھنا مشکل ہے کہ ایک ہندوستانی ریاست میں ہونے والے نقصانات کو اسی مقصد کے لئے کس طرح دھیان میں رکھا جاسکتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہائی کورٹ نے یہ سوچنے میں غلطی کی تھی کہ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 5 کی تیسری شرط اس سوال کو نہیں چھوتی جس کا ہائی کورٹ کو جواب دینا تھا۔ اس کے برعکس، ہم سمجھتے ہیں کہ شرط ٹیکس دہندگان کے خلاف سوال کا جواب دیتی ہے۔

اب آتے ہیں ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی دوسری بنیاد کی طرف۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جانچ کرنے والے حکام نے اس بنیاد پر پیش رفت کی کہ جس نقصان کے لئے ٹیکس دہندگان نے کٹوتی کا دعویٰ کیا تھا وہ بھٹنڈا میں پیدا ہوا تھا، حالانکہ فرم کا کاروبار دہلی تھا۔ انکم ٹیکس افسر اور ایپیلٹ اسٹنٹ کمشنر نے انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کی دفعہ 14(2) (سی) کا حوالہ دیا۔ وہ شق جو کسی ہندوستانی ریاست میں ہونے والی آمدنی، منافع یا نفع سے متعلق ہو۔ جائزہ لینے والے حکام نے اس بنیاد پر پیش رفت کی کہ چونکہ منافع کو دفعہ 14(2) (سی) کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، لہذا قابل ٹیکس علاقوں سے ہونے والے نقصانات کو مد نظر نہیں رکھا جاسکتا ہے۔ ٹریبونل نے نہ تو دفعہ 14(2) (سی) پر بھروسہ کیا اور نہ ہی انکم ٹیکس ایکٹ 1922 کے دفعہ 24(1) کی شرط پر بھروسہ کیا۔ لیکن اس نے دفعہ 42 پر انحصار کیا۔ اس سے ایک بار پھر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس بنیاد پر آگے بڑھا کہ اگرچہ آمدنی اصل میں قابل ٹیکس علاقوں سے باہر پیدا ہوئی تھی، لیکن اسے قابل ٹیکس علاقوں میں اس کے کاروباری تعلقات کی وجہ سے قابل ٹیکس علاقوں میں پیدا ہونے والا سمجھا جانا چاہئے۔ ہائی کورٹ کو پائے گئے حقائق پر دوسرے سوال کا جواب دینا تھا۔ یہ حقیقت کے تازہ نتائج تک نہیں پہنچ سکا۔ اس طرح کا کورس اس کے لئے کھلا نہیں تھا۔ درحقیقت، یہ سچ ہے کہ ٹریبونل نے کہا کہ فرم کے لین دین کو تقسیم نہیں کیا جاسکتا ہے، لیکن ٹریبونل کا اصل فیصلہ اس بنیاد پر آگے بڑھا کہ اس میں بھی لین دین کو تقسیم کیا جاسکتا ہے، دفعہ 42 لاگو کی جائے گی اور بھٹنڈا میں اصل میں پیدا ہونے والی آمدنی کو قابل ٹیکس علاقوں میں پیدا ہونے والا سمجھا جائے گا اور لہذا آمدنی تک پہنچنے کے لئے نقصانات کو دھیان میں رکھا جانا چاہئے۔ ٹریبونل نے اس معاملے کو صرف انکم ٹیکس کی تشخیص کے نقطہ نظر سے دیکھا۔ عدالت نے اضافی منافع ٹیکس ایکٹ 1940 کی دفعہ 5 کی تیسری شرط اور اضافی منافع ٹیکس کے تخمینے کے معاملے میں اس کے کیا اثرات مرتب ہوئے اس پر غور نہیں کیا۔ ہم اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اگر بھٹنڈا میں آمدنی پیدا نہیں ہوتی یا جمع نہیں ہوتی لیکن یہ پوری دہلی میں پیدا ہوتی ہے، تو تیسری شرط کا کوئی اطلاق نہیں ہوگا۔ تاہم، اگر آمدنی وغیرہ کا ایک حصہ بھٹنڈا میں پیدا ہوا، تو کاروبار کا وہ حصہ اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کے مقاصد کے لئے ایک علیحدہ کاروبار تھا اور بھٹنڈا میں ہونے والے نقصانات کو دھیان میں نہیں رکھا جاسکتا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ پائے گئے حقائق کی بنیاد پر، دوسرے سوال کا جواب اپیل کنندہ کے حق میں اور ٹیکس دہندگان کے خلاف ہونا چاہئے۔ لہذا 1960 کی دیوانی اپیل نمبر 40 کی اجازت دی جانی چاہیے۔



دونوں ایپیلوں کو ایک ساتھ سنا گیا اور فریقین کی منقسم کامیابی کے پیش نظر دونوں ایپیلوں میں مساوی جماعتوں کو اپنے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔

دیوانی اپیل نمبر 39 خارج کر دی گئی۔

دیوانی اپیل نمبر 40 کی اجازت ہے۔